خطبہ جمعہ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جانثاری کے نمونے سیکھیں

خدا کرے کہ جماعت میں کثرت سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے بلندمقام کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۹/ مارچ ۲۰۰۱ء ۹/ امان ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز سے قبل فرمایا:

جمعۃ المبارک ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کا دن ہے اور اسی دن کی نسبت سے آج جمعہ میں مَیں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ذکر خیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں اور خود آپؓ کے اپنے الفاظ میں جو آپؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کو مخاطب کر کے فرمائے یہ میں ان دونوں حوالوں سے آج کا خطبہ آپ کی نذر کرتا ہوں۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله—

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم— بسم الله الرحمٰن الرحيم —

الحمدلله رب العٰلمين — الرحمٰن الرحيم — ملٰك يوم الدين — إياك نعبد و إياك نستعين —

اهدنا الصراط المستقيم — صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين—

﴿مِنَ الْمُؤْ مِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْامَاعَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِر. وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلاً﴾ (سورہ الاحزاب آیت ۲۴)

مومنوں میں سے ایسے مرد ہیں جنہوں نے جس بات پر اللہ سے عہد کیا تھا اسے سچا کر دکھایا۔ پس اُن میں سے وہ بھی ہے جس نے اپنی مَنّت کو پورا کر دیا اور ان میں سے وہ بھی ہے جو ابھی انتظار کر رہا ہے اور انہوں نے ہرگز (اپنے طرز عمل میں) کوئی تبدیلی نہیں کی۔

سب سے پہلے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے مقام کے بارہ میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ یہ نشان آسمانی صفحہ ۴۶ پر درج ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامّت نُورِ دیں بُودے
ہمیں بودے اگر ہر دل پُر از نُورِ یقین بُودے

(نشانِ آسمانی۔ صفحہ ۴۶)

کیا ہی اچھا ہو اگر اُمّت میں سے ہر ایک نور الدین بن جائے اور ضرور ایسا ہی ہو اگر ہر ایک دل اسی طرح جس طرح نور الدین کا دل یقین سے پُر تھا، یقین سے پُر ہو جاوے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب وقت ہے کہ تمہارے ایمان مضبوط ہوں اور کوئی زلزلہ اور آندھی تمہیں ہلا نہ سکے۔ بعض تم میں سے ایسے بھی صادق ہیں جنہوں نے کسی نشان کی اپنے لئے ضرورت نہیں سمجھی گو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کو سینکڑوں نشان دکھا دیئے۔ لیکن اگر ایک بھی نشان نہ ہوتا تب بھی مجھے صادق یقین کرتے اور میرے ساتھ تھے۔ چنانچہ مولوی نور الدین صاحب کسی نشان کے طالب نہ ہوئے۔ انہوں نے سنتے ہی آمنّا کہہ دیا اور فاروقی ہو کر صدیقی عمل کر لیا"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ حضرت عمر فاروقؓ کی اولاد میں سے تھے تو آپ کی دو نسبتیں ہیں ایک نسبتِ فاروقی بھی ہے جس کا آپ خود بھی بڑے محبت اور پیار سے ذکر کرتے ہیں اور ایک نسبت صدیقی ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دور کا صدیق بنایا تھا۔

"لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر شام کی طرف گئے ہوئے تھے، واپس آئے تو راستہ میں آنحضرت ﷺ کے دعویٔ نبوت کی خبر پہنچی۔ وہیں انہوں نے تسلیم کر لیا"۔ حضرت اقدس نے اس قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولانا نور الدین صاحب حکیم الامت ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اُٹھے"۔ یہ جو واقعہ ذکر کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ پورا واقعہ یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سفر سے واپس آئے تو ان کی لونڈی نے از راہ ترحّم ان کو مخاطب کر کے کہا کہ اوہو! اس کے دوست کو کیا ہو گیا ہے۔ نعوذباللّٰہ من ذالك آنحضرت ﷺ کے ذکر میں یہ کہا کہ اس بے چارے کو کیا ہو گیا ہے یعنی اس کے دماغ پہ اثر ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے پوچھا کہ کیا ہو گیا ہے میرے دوست کو۔ اس نے بتایا کہ ان نے تو نبوت کا دعویٰ کر دیا ہے۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق سیدھا حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا یہ بات سچ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ابو بکر میری بات تو سن لو میں تمہیں دلیل دے کے سمجھا دیتا ہوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سچ ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق نے اصرار کیا ہرگز نہیں، میں کوئی دلیل سننے کے لئے تیار نہیں۔ آخر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہاں ابو بکر یہ سچ ہے۔ اسی وقت آپ نے اپنا ہاتھ حضرت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آگے بڑھا دیا اور کہا اگر آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے تو آپ سچے ہیں۔ یہ منہ ایسا نہیں جو کبھی جھوٹ بولے۔ پس یہ وہ واقعہ ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اشارہ فرمایا ہے۔

ابھی "حضرت اقدس نے اسی قدر تقریر فرمائی تھی کہ مولوی نور الدین صاحب ایک جوش اور صدق کے نشہ سے سرشار ہو کر اٹھے اور کہا کہ میں اس وقت حاضر ہوں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی رسول اللہ ﷺ کے حضور رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اب میں اس وقت صادق امام مسیح موعود اور مہدی معہود کے حضور وہی اقرار کرتا ہوں کہ مجھے کبھی ذرا بھی شک اور وہم حضور کے متعلق نہیں گزرا اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے ہم جانتے ہیں کہ بہت سے اسباب ایسے ہیں جن کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اور میں نے ہمیشہ اس کو آداب نبوت کے خلاف سمجھا ہے کہ کبھی کوئی سوال اس قسم کا کروں۔ میں آپ کے حضور اقرار کرتا ہوں کہ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِكَ مَسِيْحًا وَّمَهْدِيًّا (الحکم جلد نمبر ۶ نمبر ۴۲۔ صفحہ ۱۔۲۔ ۲۴/ نومبر ۱۹۰۲ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"میرے مُحِبّین" یعنی باقی محبّوں کا بھی جو آپ سے محبت کرتے تھے ذکر کر کے فرماتے ہیں:

"میرے محبین سب کے سب متّقی ہیں لیکن ان میں سے بصیرت میں زیادہ قوی، علم میں حصہ کثیر رکھنے والا، رِفق اور حِلم میں اَفضل، ایمان اور اطاعت میں اَکمل۔ محبت، معرفت، خشیت، یقین اور ثبات (قدم) میں زیادہ مضبوط ایک مردِ مبارک، کریم، متّقی، عالم، صالح، اور فقیہ و محدّث، جلیل القدر، حکیمِ حاذق، عظیم الشان، حاجِ الحَرَمَیْن، حافظِ قرآن، قوم کے لحاظ سے قریشی اور نسب کے لحاظ سے فاروقی جس کا اِسمِ گرامی مولوی حکیم نور الدین بھیروی ہے۔ اللہ دنیا اور دین میں اسے اس کا ثواب عطاء فرمائے۔ وہ ان ابتدائی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے صدق و صفا، محبت و اخلاص اور وفا سے میری

بیعت کی۔ وہ ایسا شخص ہے جو انقطاع، ایثار اور خدماتِ دین میں حیران کن مقام رکھتا ہے۔ اس نے اعلائے کلمہ اسلام کیلئے کئی طریق سے مال کثیر خرچ کیا ہے۔ مَیں نے اسے ایسے مخلصین میں سے پایا ہے جو اللہ سبحانہ کی رضا کو تمام رضاؤں پر اور بیویوں، بیٹیوں اور بیٹوں پر ترجیح دیتا ہے۔ مَیں نے اسے ایسے لوگوں میں سے پایا ہے جو اللہ تعالیٰ کی مرضات کی تلاش میں رہتے ہیں اور اپنے اموال اور اپنے نفوس کو خرچ کر کے اس کی رضا اور رضوان کے لئے کوشاں ہیں اور ہر حال میں شکر گزاری کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

یہ شخص رقیق القلب، پاکیزہ طبع، حلیم و کریم، نیکیوں کا جامع، جسم اور اس کی لذات سے بکثرت منقطع ہونے والا، نیکیوں اور حسنات کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ وہ پسند کرتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے دین کی سربلندی کے لئے وہ اپنا خون پانی کی طرح بہائے اور اس کی تمنا ہے کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کی راہ کی تائید میں اس کی جان قربان ہو۔ اور تَمَرُّدْ اختیار کرنے والوں کے فتنہ کو جڑ سے اکھاڑنے میں وہ ہر نیکی کے کرنے اور ہر سمندر میں غوطہ زن ہونے کے لئے تیار ہے۔

مَیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایسا صادق صدیق عطا کیا ہے جو فاضل، جلیل القدر (بہادری میں) شیر، باریک بین، گہری فکر والا اور خدا کی راہ کا مجاہد اور خدا کی خاطر کمال اخلاص سے ایسا محبت کرنے والا ہے کہ جس سے کوئی محبت کرنے والا سبقت نہیں لے جا سکا۔"

(حمامۃ البشریٰ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۷۔ صفحات ۱۸۰۔۱۸۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"میرے مخلص دوست للّٰہی رفیق اخویم حضرت مولوی حکیم نوردین صاحب فانی فی ابتغاء مرضاتِ ربانی ملازم و معالج ریاست جموں نے ایک عنایت نامہ ۷ جنوری ۱۸۹۲ء اس عاجز کی طرف بھیجا ہے۔......... حضرت مولوی صاحب کے محبت نامہ موصوفہ کے چند فقرے لکھتا ہوں۔ غور سے پڑھنا چاہئے تا معلوم ہو کہ کہاں تک رحمانی فضل سے ان کو انشراح صدر و صدق قدم و یقینِ کامل عطا کیا گیا ہے۔ وہ فقرات یہ ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیشہ پیار سے 'مرزا جی' کہا کرتے تھے۔ عام کوئی شخص کہے تو بے ادبی کا فقرہ بنتا ہے لیکن حد سے بڑھے ہوئے پیار کے نتیجہ میں آپ ہمیشہ 'مرزا جی' کہہ کے مخاطب کیا کرتے تھے۔ "عالی جناب مرزا جی! مجھے اپنے قدموں میں جگہ دو۔ اللہ کی رضامندی چاہتا ہوں اور جس طرح وہ راضی ہو سکے تیار ہوں۔ اگر آپ کے مشن کو انسانی خون کی آبپاشی ضرور ہے تو یہ نابکار (مگر محبِ انسان) چاہتا ہے کہ اس کام میں کام آوے۔ تَمَّ کَلَامُہٗ جَزَاہُ اللّٰہُ۔

"حضرت مولوی صاحب جو انکسار اور ادب اور ایثار مال و عزت اور جانفشانی میں فانی ہیں وہ خود نہیں بولتے بلکہ ان کی روح بول رہی ہے۔ درحقیقت ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہم اس کو واپس دینے کیلئے تیار ہو جائیں۔ ہماری جان اس کی امانت ہے اور وہ فرماتا ہے کہ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا" کہ جس امانت کا کوئی اہل ہو اس کو اسی طرح سپرد کر دو۔

(آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۳۳۸۔۳۴۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"اس جگہ میں اس بات کے اظہار اور اس کے شکر ادا کرنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم نے مجھے اکیلا نہیں چھوڑا۔ میرے ساتھ تعلق اخوت پکڑنے والے اور اس سلسلہ میں داخل ہونے والے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہے محبت اور اخلاص کے رنگ سے ایک عجیب طرز پر رنگین ہیں۔ نہ میں نے اپنی محنت سے بلکہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص احسان سے یہ صدق سے بھری ہوئی روحیں مجھے عطا کی ہیں۔ سب سے پہلے میں اپنے ایک روحانی بھائی کا ذکر کرنے کیلئے دل میں جوش پاتا ہوں جن کا نام ان کے نورِ اخلاص کی طرح نوردین ہے۔ مَیں ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مالِ حلال کے خرچ سے اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں"۔

اب اس سے بڑا خراج تحسین حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کو دیا ہی نہیں جا سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن کا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان ہو چکا تھا ایک ذرہ بھی آپ نے اپنے لئے نہیں چھوڑا سب کچھ اسی کے لئے ہو گئے وہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کے متعلق کہتے ہیں: "مَیں ہمیشہ حسرت کی نظر سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہو سکتیں۔ ان کے دل میں جو تائیدِ دین کے لئے جوش بھرا ہے اس کے تصور سے قدرتِ الٰہی کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے کہ وہ کیسے اپنے بندوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ وہ اپنے تمام مال اور تمام زور اور تمام اسباب و مقدرت کے ساتھ جو ان کو میسر ہیں ہر وقت اللہ رسول کی اطاعت کیلئے مستعد کھڑے ہیں۔ اور میں تجربہ سے، نہ صرف حُسنِ ظن سے یہ علم صحیح واقعی رکھتا ہوں کہ انہیں میری راہ میں مال کیا بلکہ جان اور عزت تک دریغ نہیں۔ اور اگر مَیں اجازت دیتا تو وہ سب کچھ اس راہ میں فدا کر کے اپنی روحانی رفاقت کی طرح جسمانی رفاقت اور ہر دم صحبت میں رہنے کا حق ادا کرتے"۔ چنانچہ بالآخر یہی ہوا۔

"ان کے بعض خطوط کی چند سطریں بغرض نمونہ ناظرین کو دکھلاتا ہوں تا انہیں معلوم ہو کہ میرے پیارے بھائی مولوی حکیم نورالدین بھیروی معالج ریاست جموں نے محبت اور اخلاص کے مراتب میں کہاں تک ترقی کی ہے اور وہ سطریں یہ ہیں:۔

"مولانا مرشدنا امامنا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ عالی جناب میری دعا یہ ہے کہ ہر وقت حضور کی جناب میں حاضر رہوں اور امام زمان سے جس مطلب کے واسطے وہ مجدد کیا گیا وہ مطالب حاصل کروں۔ اگر اجازت ہو تو میں نوکری سے استعفیٰ دیدوں اور دن رات خدمت عالی میں پڑا رہوں۔ یا اگر حکم ہو تو اس تعلق کو چھوڑ کر دنیا میں پھروں اور لوگوں کو دین حق کی طرف بلاؤں اور اسی راہ میں جان دوں۔ مَیں آپ کی راہ میں قربان ہوں۔ میرا جو کچھ ہے میرا نہیں آپ کا ہے۔ حضرت پیر و مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں"۔ یعنی بعض لوگوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے وقت یہ اظہار کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جتنی جلدیں شائع کرنی تھیں اتنی نہیں کیں اور جو کچھ روپیہ وصول کیا وہ اس سے زیادہ تھا جو طباعت پر خرچ ہوا تو اس قسم کے بدظنوں کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں:......... اگر منظور ہو تو یہ سعادت ہے۔ میرا منشاء ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبتِ فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو"۔

"مولوی صاحب ممدوح کا صدق اور ہمت اور ان کی غمخواری اور جانثاری جیسے ان کے قال سے ظاہر ہے اس سے بڑھ کر ان کے حال سے ان کی مخلصانہ خدمتوں سے ظاہر ہو رہا ہے"۔ بعض لوگوں کو پوری زبان نہیں آتی، قال سے مراد یہ ہے کہ جو کہتے تھے۔ اس کو قال کہتے ہیں۔ اور حال سے مراد یہ ہے جو کرتے تھے۔ تو جیسا کہ ان کے قول سے یہ سب کچھ ثابت ہے ویسا ہی ان کے عمل سے بھی یہ سب کچھ ثابت ہے۔ "وہ محبت اور اخلاص کے جذبہ کاملہ سے چاہتے ہیں کہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے عیال کی زندگی بسر کرنے کی ضروری چیزیں بھی اسی راہ میں فدا کر دیں۔ ان کی روح محبت کے جوش اور مستی سے ان کی طاقت سے زیادہ قدم بڑھانے کی تعلیم دے رہی ہے اور ہر دم اور ہر آن خدمت میں لگے ہوئے ہیں (فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۵۔۳۷)

اسی جگہ حاشیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور حدیث اور تفسیر میں اعلیٰ درجہ کے معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی قدیم اور جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فن طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں ہر ایک فن کی کتابیں بلاد مصر و عرب و شام و یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے اور جیسے اور

علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظرات دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں۔ بہت ہی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔ حال ہی میں کتاب "تصدیق براہین احمدیہ" بھی حضرت ممدوح نے ہی تالیف فرمائی ہے جو ہر ایک محققانہ طبیعت کے آدمی کی نگاہ میں جواہرات سے بھی زیادہ بیش قیمت ہے"۔

رسالہ نشان آسمانی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام چند مخلص دوستوں کے خطوط کے ذکر میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے ایک خط کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "خلاصہ خط اخویم حضرت مولوی حکیم نورالدین سلمہ اللہ تعالیٰ معالج ریاست جموں۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔مع التسلیم امّا بعد ۔ ایک خاکسار بلکہ بالکل نابکار اور خاکساری کے ساتھ نہایت ہی شرمسار بحضور حضرت مسیح الزمان عرض پرداز ہے اس خادم با اخلاص اور دلی مرید کا جو کچھ ہے تمام آپ ہی کا ہے زن و فرزند و روپیہ آبرو و جان"۔ یعنی ایک انسان کو اپنے بیوی بچے اور آبرو و جان پیاری ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے یہ عرض کیا کہ یہ سب کچھ آپ ہی کا ہے۔

"حبی فی اللہ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھیروی۔ مولوی صاحب ممدوح کا حال کسی قدر رسالہ 'فتح اسلام' میں لکھ آیا ہوں لیکن ان کی تازہ ہمدردیوں نے پھر مجھے اس وقت ذکر کرنے کا موقع دیا ہے۔ ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کر سکوں۔ میں نے ان کو طبعی طور پر اور نہایت انشراح صدر سے دینی خدمتوں میں جان نثار پایا۔ اگرچہ ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف ہے کہ وہ ہر ایک پہلو سے اسلام اور مسلمانوں کے سچے خادم ہیں مگر سلسلہ کے ناصرین میں سے وہ اول درجہ کے نکلے۔ مولوی صاحب موصوف اگرچہ اپنی فیاضی کی وجہ سے اس مصرعہ کے مصداق ہیں کہ قرار در کفِ آزادگاں نہ گیرد مال، لیکن پھر بھی انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا"۔

اب آپ لوگ حیران ہوں گے بارہ سو روپیہ۔ مگر بارہ سو روپیہ اُس زمانہ میں آج کل کے کروڑ سے بھی بڑھ کر ہے۔ آہستہ آہستہ جماعت کو اللہ تعالیٰ نے بہت ہی قربانیوں کی توفیق عطا فرمائی ہے اور توفیق بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ کسی زمانہ میں چند پیسے خدمت دین میں خرچ کئے جاتے تھے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے بھی نام لکھتے تھے اور اب ایک ایک کروڑ دینے والے بھی موجود ہیں تو ان کے لئے کوئی فخر کی نہیں ہاں انکسار کی ضرورت ہے اور شکر کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پاکیزہ لوگوں کی نسل میں ان کو بھی پاکیزگی عطا فرمائی اور جس طرح وہ مال کی محبت سے خالی ہوئے تھے یہ آج کل کے لوگ بھی مال کی محبت سے خالی ہوئے۔ مگر جو چند آنے کی اس وقت قیمت تھی وہ آج لاکھوں کی بھی قیمت نہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جس پیار سے بارہ سو روپیہ کا ذکر کیا گیا ہے آج اگر کوئی بارہ کروڑ بھی دے تو اس کی برابری کو نہیں پہنچتا۔

اور آگے پھر دیکھئے "اور اب بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے" اب دیکھیں کتنے ہیں جو لاکھوں روپے ماہانہ دیتے ہیں تو "بیس روپے ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا ہے اور ان کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں جو طرح طرح کے رنگوں میں ان کا سلسلہ جاری ہے۔ مَیں یقیناً دیکھتا ہوں کہ جب تک وہ نسبت پیدا نہ ہو جو محبّ کو (یعنی محبت کرنے والے کو) اپنے محبوب سے ہوتی ہے تب تک ایسا انشراح صدر کسی میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنے قوی ہاتھ سے اپنی طرف کھینچ لیا ہے اور طاقت بالا نے خارق عادت اثر ان پر کیا ہے"۔ یعنی روزمرہ کی باتوں سے ہٹ کر اگر کوئی غیر معمولی اثر ہو تو اس کو خارق عادت کہتے ہیں۔ "انہوں نے ایسے وقت میں بلاتردّد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے۔ تب سب سے پہلے مولوی صاحب ممدوح کا ہی خط اس عاجز کے اس دعویٰ کی تصدیق میں کہ میں ہی مسیح موعود ہوں قادیان میں میرے پاس پہنچا جس میں یہ فقرات درج تھے آمَنَّا وَصَدَّقْنَا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِيْنَ .... مولوی صاحب نے وہ صدق قدم دکھلایا جو مولوی صاحب کی عظمت ایمان پر ایک محکم دلیل ہے۔ دل میں از بس آرزو ہے کہ اور لوگ بھی مولوی صاحب کے نمونہ پر چلیں۔ مولوی صاحب پہلے راستبازوں کا ایک نمونہ ہیں جزاھم اللّٰہ خیر الجزاء وَاَحْسَنَ اِلَیْھِمْ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبیٰ"۔ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۵۲۰۔۵۲۲)

ایک اور چھوٹی سی تحریر ہے الحکم جلد نمبر ۶ بتاریخ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۰۲ء ۔ "حضرت مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت کل ناساز تھی"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں آپ بیمار ہو گئے تھے۔ فرمایا: "مَیں نے دعا کی کہ بدوں دوا کے شفا دے" کہ اللہ تعالیٰ! ان کو کسی دوا کی ضرورت نہ پڑے "تو پھر اذن ہوا کہ ہم نے شفا دی اور شفا ہو گئی" پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا کہ ہم نے شفا دے دی اور بعینہ اسی کے مطابق بغیر کسی دوا کے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شفا ہو گئی۔

اسی طرح یہ عبارت بھی ہے۔ "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی طبیعت بہت علیل رہی چنانچہ اسی وجہ سے آپ کو درس قرآن ملتوی رکھنا پڑا۔ آپ کی طبیعت کی ناسازی دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کی صحت کیلئے کثرت سے دعا شروع کی تو ۶ر جنوری ۱۹۰۵ء کو آپ نے تشریف لا کر فرمایا: "مَیں دعا کر رہا تھا کہ یہ الہام ہوا: اِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِشِفَآءٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ. کہ اگر تمہیں شک ہے اس پر جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو اس جیسی شفا تو لا کر دکھاؤ جس طرح حکیم نورالدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے ہوئی۔

آگے ترجمہ خود لکھتے ہیں "یعنی جو کچھ ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے اگر تمہیں اس میں کچھ شک ہو تو اس شفا کی مثل کوئی شفا پیش کرو"۔

پھر مولانا عبدالکریم صاحبؓ کی ایک تحریر ہے : "حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب...... نے بھیرہ میں ایک عظیم الشان مکان بنوایا تھا...... ابھی پورے طور پر وہ مکان تیار نہ ہوا تھا...... جاڑے کا موسم تھا۔ مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے"۔ یہ چلتی ہوئی ملاقات بھی ایک اچھا محاورہ ہے کہ چلتے چلتے ملاقات کی غرض سے آئے تھے کہ سلام کر لوں۔ "مولوی صاحب چلتی ہوئی ملاقات کو آئے تھے۔ (۲ر اپریل ۱۸۹۳ء کی) رات کو حضرت امام علیہ السلام کو وحی ہوئی کہ مولوی صاحب کو ہجرت کرنی چاہئے۔ چنانچہ صبح مولوی صاحب کو سنایا کہ ہجرت کرو اور وطن نہ جاؤ۔ یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا"۔ چگونگی کہ تو کیا کہتا ہے۔ یہ سوال نہیں اٹھایا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے۔ "یہ صدیق کا فرزند کوئی چگونگی درمیان میں نہ لایا۔ مکان خراب ہو گیا مگر یہ مردِ خدا نہیں گیا۔

(خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحبؓ الحکم جلد ۶ نمبر ۳۲۔ ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۲ء)

حاشیہ میں درج ہے۔ اس وحی کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی سوانح حیات میں جو اکبر شاہ صاحب نجیب آبادی کو لکھوائی یوں فرمایا:

مولوی عبدالکریم صاحب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھ کو نورالدین کے متعلق الہام ہوا ہے اور وہ شعر حریری میں موجود ہے لَاتَصْبُوَنَّ اِلَی الْوَطَنِ فِیْہِ تُھَانُ وَ تُمْتَحَنُ۔ (مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین) تو وطن کی طرف ہرگز رخ نہ کرنا۔ اس میں تیری اہانت ہوگی اور تجھے تکلیف اٹھانی پڑے گی۔

یہ جو واقعہ ہے اس کے متعلق میں یہ وضاحت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول بلاتردّد قادیان میں ٹھہر گئے۔ جو جوڑا پہنا ہوا تھا، جو کپڑے ایک دو ساتھ تھے اسی کے ساتھ ہی آپ نے وہاں قیام کیا اور پھر کبھی مڑ کے بھیرہ کی طرف دیکھا تک نہیں۔ اور بھیرہ کی جو ساری جائیداد تھی جو بہت قیمتی جائیداد تھی اسے ہمیشہ کے لئے بالکل بھلا دیا۔

پس حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا جو اطاعت کا مقام ہے وہ بالکل غیر معمولی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال پر حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کو لوگ اس طرح دیکھتے تھے۔ بعض

پٹھان جو دور سے آتے تھے کہ جوتیوں میں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کبھی کوشش کر کے آگے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں خود نہیں بیٹھتے تھے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یاد نہیں فرما لیا کرتے تھے۔ تو ایک پٹھان اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تصور باندھے ہوئے کہ ایک بوڑھا جوتیوں میں بیٹھے رہنے والا ہے جب (حضرت مسیح موعودؑ کے) وصال کے بعد قادیان آیا اور دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی بیعت ہو رہی ہے تو اس نے فوراً یہ فقرہ بے تکلفی سے کہا کہ اوہو یہ تو جوتیوں سے خلافت لے گیا۔ حقیقت یہی ہے کہ خلافت جوتیوں ہی سے ملا کرتی ہے۔ اگر انسان جان نثار ہو اور قربانی کا جذبہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو توفیق عطا فرما دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مارچ ۱۸۹۳ء کو رؤیا میں دیکھا کہ "نور الدین کو دو گلاس دودھ کے پلائے۔ ایک ہم نے خود دیا اور دوسرا اس نے مانگ کر لیا اور کہا کہ سرد ہے۔ پھر دودھ کی ندی بن گئی اور ہم اس میں نبات کی ڈلی ہلاتے جاتے ہیں"۔

(جیبی بیاض حضرت خلیفة المسیح اولؓ)

اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی ایک رؤیا بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:

"چند روز ہوئے مَیں نے اس قرضہ کے تردّد میں خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک نشیب گڑھے میں کھڑا ہوں اور اوپر چڑھنا چاہتا ہوں مگر ہاتھ نہیں پہنچتا۔ اتنے میں ایک بندۂ خدا آیا۔ اس نے اوپر سے میری طرف ہاتھ لمبا کیا اور مَیں اس کے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر کو چڑھ گیا اور مَیں نے چڑھتے ہوئے کہا کہ خدا تجھے اس خدمت کا بدلہ دیوے۔ آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا"۔ یہ اسی دن صبح حضرت خلیفۃ المسیح اول کا خط حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچا۔ "آج آپ کا خط پڑھنے کے ساتھ میرے دل میں پختہ طور پر یہ جم گیا کہ وہ ہاتھ پکڑنے والا جس سے رفع تردّد ہوا آپ ہی ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ مَیں نے خواب میں ہاتھ پکڑنے والے کے لئے دعا کی ایسا ہی بہ رقّتِ قلب خط کے پڑھنے سے آپ کے لئے منہ سے دلی دعا نکل گئی۔ مُسْتَجَابٌ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی"۔ اور میں اللہ کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ یہ دعا مقبول ہو گئی۔

(مکتوب مئی ۱۸۸۷ء بنام حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ۔ مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ صفحہ ۲۷)

پس حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ سے اطاعت، صدیقیت اور جان نثاری کے سبق سیکھیں اور خدا کرے جماعت میں بکثرت آپ کے نمونے کے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو چندہ بھی اسی طرح دیں، اسی عشق سے، اسی فنا کے جذبہ کے ساتھ اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں اور یہ صدیقیت ہمیشہ جماعت میں جاری و ساری رہے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔